محققین نے اسی کی بنیاد پر کتاب کے مطالعہ وتحقیق کا کام انجام دیا۔ ڈاکٹر فائز فارس کا مقدمہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں اخفش کے حالات زندگی، اساتذہ وتلامذہ اور تصنیفات کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں معانی القرآن کی ترتیب، مآخذ اور اخفش کے طرز تصنیف پر بحث کی ہے۔ ڈاکٹر امین الورد نے اخفش کے سوانح سے تعرض نہیں کیا اور اس کے لئے اپنے ایم اے کے مقالہ "منہج الاخفش فی الدراسة النحویة" کا حوالہ دیا ہے۔ ان کے مقدمہ کا سب سے اہم حصہ معانی القرآن کا تقابلی مطالعہ ہے۔ چونکہ اخفش کی یہ کتاب ابو عبیدہ کی مجاز القرآن اور الفراء (متوفی ۲۰۷ھ) کی معانی القرآن کی درمیانی کڑی ہے اس لئے ان تینوں کتابوں کا تقابلی مطالعہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ محقق کے مطالعہ کا ماحصل یہ ہے کہ اخفش نے مجاز القرآن سے ۲۲۰ مقامات پر اور الفراء نے اخفش سے ۳۸۰ مقامات پر استفادہ کیا ہے۔ اس تقابلی مطالعہ میں محقق نے کتاب سیبویہ کو بھی شامل کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اخفش نے ۲۰۰ مقامات پر سیبویہ سے استفادہ کیا ہے اگرچہ سیبویہ کا نام لینے سے یکسر گریز کیا ہے۔ اخفش کی معانی القرآن نے بعد کی کتابوں کو کس حد تک متاثر کیا ہے۔ ڈاکٹر عبد الامیر نے اس کا بھی جائزہ لیا ہے اور اس افادہ واستفادہ کی وضاحت کے لئے دو جدولیں تیار کی ہیں جہاں تک کتاب کے آخر میں اشاریوں کا تعلق ہے ڈاکٹر فائز فارس نے (ص ۵۵۷ تا ۶۶۷) موضوعات ومراجع کے علاوہ تیرہ قسم کے اشاریئے مرتب کئے ہیں جبکہ ڈاکٹر عبد الامیر کے ایڈیشن میں (ص ۵۷۰ تا ۵۸۸) صرف پانچ اشاریے ملتے ہیں۔ اس پہلو سے اول الذکر کا ایڈیشن بہت فائق اور مفید ہے۔

ملاك التاويل

تصنیف ابو جعفر ابن الزبیر الغرناطی (متوفی ۷۰۸ھ)

۱۔ تحقیق ڈاکٹر سعید الفلاح، دو جلدیں، صفحات ۱۲۰۰ (بشمول مقدمہ ۱۳۹ صفحات) طبع اول ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء۔ ناشر: دار الغرب الاسلامی - بیروت

۲۔ تحقیق ڈاکٹر محمود کامل احمد، دو جلدیں، صفحات ۱۰۱۲+ ۵۰ مقدمہ، طبع اول ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء ناشر دار النهضة العربیة - بیروت